۱۰۔ مراٹھا حکومت کی توسیع

مراٹھوں کی جنگِ آزادی کے آغاز میں مغل حملہ آور تھے اور مراٹھوں کا طرزِ عمل مدافعانہ تھا۔ لیکن آخر میں صورتِ حال بالکل پلٹ گئی۔ مراٹھوں نے چڑھائی اور مغلوں نے بچاؤ کی حکمتِ عملی اپنائی۔ اٹھارہویں صدی کے نصف آخر میں مراٹھوں نے مغل طاقت کو پسپا کر کے تقریباً پورے بھارت میں اپنے اقتدار کو وسعت دی۔ ہم اس سبق میں اسی تاریخ کا مطالعہ کریں گے۔

شاہو مہاراج کی رہائی : شہنشاہ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد ان کے بیٹوں میں دہلی کی حکومت کے لیے رسہ کشی شروع ہوگئی۔ شہزادہ اعظم شاہ جنوب میں تھے۔ وہ شاہی تخت پر قبضہ کرنے کے لیے بڑی عجلت میں دہلی روانہ ہوئے۔ ولی عہد شاہو ان کے قبضے میں تھے۔ اعظم شاہ کو محسوس ہوا کہ اگر شاہو مہاراج کو چھوڑ دیا جائے تو گدی کے لیے مہارانی تارابائی اور شاہو مہاراج میں جھگڑا ہو جائے گا اور مراٹھا طاقت کمزور ہو جائے گی۔ اس لیے انھوں نے شاہو مہاراج کو چھوڑ دیا۔

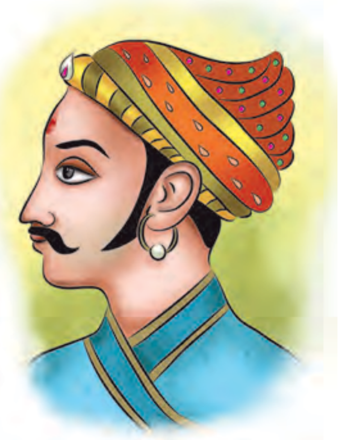
شاہو مہاراج

شاہو مہاراج کی تاجپوشی: قید سے رہائی ملتے ہی شاہو مہاراج مہاراشٹر واپس آئے۔ کچھ مراٹھا سردار اُن سے آ کر ملے لیکن مہارانی تارابائی نے چھترپتی کے عہدے کے لیے شاہو مہاراج کا حق تسلیم نہیں کیا۔ ضلع پونہ میں بھیما ندی کے کنارے کھیڑ کے مقام پر تارابائی اور شاہو مہاراج کی فوجوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں شاہو مہاراج کو فتح حاصل ہوئی۔ انھوں نے ستارا پر قبضہ کرلیا اور اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کروائی۔ ستارا مراٹھا حکومت کی راجدھانی قرار پائی۔ رانی تارابائی اور شاہو مہاراج کے درمیان کچھ عرصے تک مخالفت چلتی رہی۔ ۱۷۱۰ء میں رانی تارابائی نے پنہالا گڑھ پر اپنے کمسن بیٹے شیواجی (دوم) کو چھترپتی بنانے کا اعلان کردیا۔ اسی وقت سے مراٹھا شاہی میں ستارا کے علاوہ کولھاپور کی آزاد ریاست وجود میں آئی۔

شاہو مہاراج کی طویل عمر مغلوں کی چھاؤنی میں گزری اس لیے انھیں مغلوں کی سیاست کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مغلوں اور بالخصوص شمالی بھارت کی سیاست کے داؤ پیچ ان کی سمجھ میں آ گئے تھے۔ مغلوں کی طاقت اور کمزوریوں سے وہ واقف ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ مغل دربار کے بااثر لوگوں سے بھی ان کا تعارف ہو چکا تھا۔ بدلتے حالات میں مراٹھوں کی سیاست کا رخ طے کرنے میں ان سب باتوں کا بہت فائدہ ہوا۔

مراٹھوں کی حکومت کے خاتمے کی اورنگ زیب کی حکمتِ عملی سے ان کے وارث منحرف ہو گئے تھے۔ اس لیے مراٹھوں نے مغل طاقت کی حفاظت کر کے مراٹھا قوت میں توسیع کرنے کی نئی سیاسی حکمتِ عملی اپنا لی تھی۔ نئی عبادت گاہ بنانے سے جو ثواب ملتا ہے وہی ثواب پرانی عبادت گاہ کو دوبارہ تعمیر کرنے سے ملتا ہے۔ یہی اصول مراٹھوں کی اس نئی حکمتِ عملی کی بنیاد تھا۔

مغلوں کو جس طرح شمال مغرب کی جانب سے ایرانی اور افغانی حملوں کا خوف تھا اسی طرح انھیں اپنے آس پاس کے پٹھان، راجپوت، جاٹ، روہیلے جیسی مقامی طاقتوں سے بھی خطرہ تھا۔ اس کے علاوہ دربار میں ہونے والی مقابلہ آرائیاں اور لڑائیاں بھی مغل طاقت کو اندرونی طور پر کمزور کر رہی تھیں۔ اس لیے دہلی دربار کو مراٹھوں کی مدد درکار تھی۔

بالاجی وشوناتھ : مغلوں کی قید سے رہائی کے بعد شاہو مہاراج نے بالاجی وشوناتھ بھٹ کو پیشوا بنایا۔ بالاجی کا تعلق خاص کوکن کے علاقے شری وردھن سے تھا۔ وہ فرض شناس اور تجربہ کار تھا۔ اس نے کئی سرداروں کو اس بات کا یقین دلایا کہ

شاہو مہاراج مراٹھوں کی حکومت کے اصل وارث ہیں۔ پھر اس نے ان سرداروں کو شاہو مہاراج کی خدمت میں روانہ کیا۔

کانھوجی آنگرے مراٹھا بحری بیڑے کا سربراہ تھا۔ اس نے مہارانی تارابائی کی حمایت کی اور شاہو مہاراج کے علاقوں پر حملے کیے جس کی وجہ سے انھیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے وقت میں انھوں نے بالاجی کو کانھوجی آنگرے کے خلاف روانہ کیا۔ بالاجی نے لڑائی کو ٹال کر سفارت کے ذریعے کانھوجی کو شاہو مہاراج کی حمایت میں کرلیا۔

چوتھائی ، سردیش مُکھی کا پروانہ : مہاراشٹر میں شاہو مہاراج کا تخت مضبوط کرنے کے بعد بالاجی نے شمال کی سیاست کی جانب توجہ دی۔ شہنشاہ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد دہلی دربار میں افراتفری اور انتشار کا ماحول پیدا ہوگیا تھا۔ نفاق اور بدانتظامی پیدا ہوگئی تھی۔ وہاں عبداللہ (حسن) اور حسین علی نامی سیّد برادران کا تسلط قائم ہوگیا تھا۔ ان دونوں کی مدد سے بالاجی نے ۱۷۱۹ء میں مغل بادشاہ سے دکن کے مغل علاقوں میں کچھ جگہوں سے چوتھائی اور کچھ جگہوں سے سردیش مُکھی وصول کرنے کا پروانہ حاصل کیا۔ چوتھائی یعنی محصول کا ایک چوتھائی حصہ اور سردیش مُکھی یعنی دسواں حصّہ۔

باجی راؤ اوّل : بالاجی وشوناتھ کی موت کے بعد شاہو مہاراج نے ۱۷۲۰ء میں اس کے بیٹے باجی راؤ (اوّل) کو پیشوا مقرر کیا۔ اپنی پیشوائی کے بیس برسوں میں اس نے مراٹھا قوت کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔

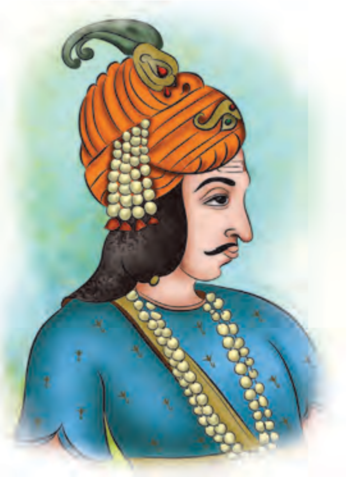
باجی راؤ (اوّل)

پال کھیڑ میں نظام کی شکست : مغل بادشاہ فرخ سیر نے نظام الملک کو دکن کا صوبیدار مقرر کیا۔ ۱۷۱۳ء میں نظام نے حیدرآباد میں اپنی علیحدہ حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ بادشاہ نے مراٹھوں کو دکن میں مغل صوبوں سے چوتھائی اور سردیش مُکھی وصول کرنے کا اختیار دے رکھا تھا۔ نظام نے اس کی مخالفت کی تھی۔ اس نے پونہ پرگنہ کے کچھ حصے جیت لیے۔ باجی راؤ نے نظام کو پسپا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اورنگ آباد سے قریب پال کھیڑ کے مقام پر نظام کو شکست دی۔ تب جا کر نظام نے مراٹھوں کا چوتھائی اور سردیش مُکھی وصول کرنے کا حق تسلیم کیا۔

باجی راؤ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مغل قوت کے کمزور ہوجانے کی وجہ سے شمال میں مراٹھا قوت کی توسیع کے امکانات روشن ہیں۔ شاہو مہاراج نے اس کے خیال کی حمایت کی۔

مالوہ : موجودہ مدھیہ پردیش کا مالوہ مغلوں کے قبضے میں تھا۔ باجی راؤ نے اپنے بھائی چیماجی اپّا کی قیادت میں ملہار راؤ ہولکر، رانوجی شندے اور اُداجی پوار کو مالوہ بھیجا جہاں ان لوگوں نے اپنی فوجی چوکیاں مضبوط کیں۔

بُندیل کھنڈ : موجودہ مدھیہ پردیش اور اُتر پردیش کے صوبوں میں جھانسی، پنّا، ساگر وغیرہ شہروں کے آس پاس کا علاقہ یعنی بندیل کھنڈ۔ بندیل کھنڈ میں راجا چھترسال نے اپنی آزاد حکومت قائم کی تھی۔ الٰہ آباد کے مغل صوبیدار محمد خان بنگش نے بندیل کھنڈ پر حملہ کر کے راجا چھترسال کو شکست دے دی۔ تب چھترسال نے باجی راؤ سے مدد کی درخواست کی۔

باجی راؤ بڑی فوج کے ساتھ بندیل کھنڈ آئے۔ انھوں نے بنگش کو شکست دی۔ چھترسال نے باجی راؤ کی بڑی عزّت افزائی کی۔ اس طرح مراٹھوں نے مالوہ اور بندیل کھنڈ میں اپنی بالادستی قائم کی۔

باجی راؤ نے بادشاہ سے مالوہ کی صوبیداری مانگی۔ بادشاہ نے اس مطالبے کو نامنظور کردیا۔ اس لیے باجی راؤ دہلی پر حملہ کرنے کی نیت سے ۱۷۳۷ء میں دہلی کی سرحد پر پہنچ گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چھتر سال نے مدد کے لیے باجی راؤ کو خط لکھا۔ اس خط میں اس نے لکھا:

''جو گت آہ گجیندر کی، وہ گت آئی ہے آج
باجی جان بندیل کی، باجی راکھو لاج

(میری حالت اس ہاتھی کی سی ہے جس کے پاؤں مگرمچھ نے پکڑ رکھے ہیں۔ میں بڑی مصیبت میں ہوں۔ اب میری لاج رکھنے والا تو ہی ہے۔)

بھوپال کی لڑائی : باجی راؤ کے حملے کی وجہ سے بادشاہ پریشان ہو اُٹھا۔ اس نے دہلی کی حفاظت کے لیے نظام کو بلوا لیا۔ نظام ایک بڑی فوج کے ساتھ باجی راؤ کے خلاف چل کر آیا۔ باجی راؤ نے بھوپال میں اسے شکست دی۔ نظام نے بادشاہ سے مراٹھوں کو مالوہ کی صوبیداری کا پروانہ دلوانے کی ہامی بھرلی۔

پرتگالیوں کی شکست : کوکن کی ساحلی پٹی پر وسئی اور تھانہ کے علاقے پرتگالیوں کے قبضے میں تھے۔ پرتگالی اپنی رعایا پر ظلم کرتے تھے۔ باجی راؤ نے پرتگالیوں کو شکست دینے کے لیے اپنے بھائی چیماجی اپّا کو روانہ کیا۔ انھوں نے تھانہ اور آس پاس کے علاقوں کو فتح کرلیا۔ ۱۷۳۹ء میں انھوں نے وسئی کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ یہ نہایت مضبوط قلعہ تھا۔ پرتگالیوں کے پاس شاندار توپیں تھیں لیکن چیماجی نے مسلسل محاصرے کے ذریعے پرتگالیوں کو پناہ حاصل کرنے پر مجبور کردیا۔ جس کی وجہ سے وسئی کا قلعہ اور پرتگالیوں کا بہت سا علاقہ مراٹھوں کے قبضے میں آ گیا۔

باجی راؤ کی موت : ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے بھارت پر حملہ کردیا۔ اس وقت باجی راؤ شاہو مہاراج کے حکم سے بڑّی فوج کے ساتھ شمال کی جانب نکلے۔ ان کے برہان پور پہنچنے تک نادر شاہ اور ان کی فوج دہلی سے بڑی دولت سمیٹ کر اپنے وطن واپس لوٹ چکی تھی۔ اپریل ۱۷۴۰ء میں نرمدا ندی کے کنارے راویر کھیڑی کے مقام پر باجی راؤ کی موت ہوگئی۔

باجی راؤ ایک عمدہ سپاہی تھے۔ اپنی بہادری کی بنا پر انھوں نے شمالی بھارت میں مراٹھوں کا تسلط قائم کرنے میں اہم کردار نبھایا اور مراٹھا طاقت کو کل ہند سطح پر ایک مضبوط طاقت کی حیثیت سے مقام دلوایا۔ انھی کے دور میں شندے، ہولکر، پوار اور گائیکواڑ جیسے خاندانوں نے عروج حاصل کیا۔

مشق

(۱) مطلب بتائیے :

۱۔ چوتھائی ....

۲۔ سردیش مکھی ....

(۲) ایک لفظ میں لکھیے :

۱۔ بالاجی کا تعلق خاص کوکن کے اس گاؤں سے تھا ....

۲۔ بندیل کھنڈ پر اس راجا کی حکومت تھی ....

۳۔ انھوں نے پرتگالیوں کو شکست دی ....

۴۔ اس جگہ باجی راؤ کی موت ہوئی ....

(۳) آئیے، لکھیں:

۱۔ کانھوجی آنگرے
۲۔ پال کھیڑ کی لڑائی
۳۔ بالاجی وشوناتھ
۴۔ باجی راؤ اوّل

(۴) وجوہات لکھیے :

۱۔ مراٹھا شاہی میں دو آزاد حکومتیں قائم ہوگئیں۔

۲۔ اعظم شاہ نے شاہو مہاراج کو قید سے آزاد کردیا۔

۳۔ دہلی دربار کو مراٹھوں کی مدد درکار تھی۔

سرگرمی :

مہارانی تارابائی کی سوانح حاصل کرکے ان کی زندگی کے کسی واقعے کو اپنی جماعت میں اداکاری کے ساتھ پیش کیجیے۔

***